نبی کریمؐ بحیثیت دوست

وفا ایک قیمتی جوہر ہے۔رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جو خدا کے بندوں کے احسانات کی قدر دانی نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔حقیقت یہ ہے وہ لوگ جو اپنے مولیٰ کے ساتھ وفا کے بے نظیر نمونے قائم کر کے دکھاتے ہیں انسانوں کے ساتھ تعلق اور دوستی میں ان سے بڑھ کر کوئی باوفا نہیں دیکھا گیا۔

نبی کریمؐ نے بحیثیت دوست بھی اعلیٰ درجے کا نمونہ دکھایا۔حضرت ابوبکرؓ آپ کے ابتدائی زمانہ کے ساتھی تھے۔ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے ساتھ ان کی تکرار ہوگئی۔نبی کریمؐ کو پتہ چلا تو حضرت عمرؓ سے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھی کو میرے لئے چھوڑو گے یا نہیں؟(بخاری)1

بلالؓ اور زید بن حارثہؓ جو مکی دور ابتلاء کے ساتھی تھے اور حضرت ابوبکرؓ جو سفر ہجرت کے آڑے وقت میں ہمسفر تھے، فتح مکہ کی عظیم الشان فتح کے وقت ان ساتھیوں کو رسول کریمؐ نے فراموش نہیں کیا۔اس روز آپ کی شاہی سواری کے دائیں ابوبکرؓ تھے تو بائیں بلالؓ اور زیدؓ اگرچہ فوت چکے تھے مگر اس کے بیٹے

اسامہؓ کو آپ نے اپنی سواری کے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اس طرح وفاؤں کے جلو میں یہ قافلہ مکے میں داخل ہوا۔ (بخاری) [2]

غزوۂ احزاب کے موقع پر خندق کی کھدائی ہو رہی تھی اور نبی کریمؐ اپنے انصار اور مہاجرین دوستوں کے ساتھ مل کر یہ دعائیہ نغمے پڑھ رہے تھے۔

اللھم لا خیر الا خیر الاخرہ

فاغفر الانصار والمھاجرہ

اے اللہ! اصل بھلائی تو اخرت کی بھلائی ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

رسول کریمؐ انصار مدینہ کی قربانیوں کی بہت قدر فرماتے تھے۔ ایک دفعہ مدینہ میں انصار کی عورتیں اور بچے کسی شادی کی تقریب سے واپس لوٹ رہے تھے کہ رسول کریمؐ نے دیکھ لیا۔ آپ ان کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے اور دو دفعہ وفور جذبات میں فرمایا '' خدا کی قسم! تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔'' (بخاری) [3]

رسول کریمؐ کو اپنے خدام خاص سے خاص محبت تھی۔ اور ان کی خدمات کا خاص احترام آپ کے دل میں ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں شہدائے احد کی مثال قابل ذکر ہے۔ جن سے حضور کو گہری دلی محبت تھی۔ چنانچہ اپنی زندگی کی شاندار فتح غزوۂ خیبر سے واپس آتے ہوئے جب احد مقام پر پہنچے تو وادیٔ احد کے شہید

آپ کو یاد آئے۔جن کے خون سے یہ وادی لالہ رنگ ہوئی تھی۔اور جن کو ان کے خونوں سمیت احد کے دامن میں دفن کیا گیا تھا۔آپ وادی احد سے گزرتے ہوئے فرمانے لگے۔احد کو ہم سے محبت ہے اور ہمیں احد سے۔مراد اہل احد سے تھی۔ان مسکینوں سے جو دامن احد میں زیر خاک تھے اور ان زندوں سے بھی وادئ مدینہ میں آباد تھے۔(بخاری) 4

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ شہدائے احد کی شہادت کے آٹھ سال بعد (یعنی 11ھ میں اپنی وفات کے سال) رسول کریمؐ نے احد کے شہیدوں پر جا کر دعا کی۔صحابہؓ کہتے ہیں ایسے لگتا تھا جیسے آپ زندوں کے ساتھ مردوں کو بھی الوداع کہہ رہے ہیں۔

دوستوں کے لئے غیرت

فتح مکہ کے سفر میں مرالظہر ان میں پڑاؤ کے دوران حضرت عبداللہؓ بن مسعود اپنے چھریرے بدن اور پتلی ٹانگوں کی وجہ سے پھرتی سے درختوں پر چڑھ جاتے اور کالی کالی پیلو اتار کر لاتے۔بعض صحابہؓ ان کی دبلی پتلی ٹانگوں کا مذاق اڑانے لگے۔آپؐ نے دیکھا کہ مذاق استہزاء کا رنگ اختیار نہ کر جائے۔تب اپنے اس صحابی کے لئے آپ کو غیرت آئی۔فرمایا اس کی سوکھی ہوئی ٹانگوں کو حقارت سے مت دیکھو۔اللہ کے نزدیک یہ بہت وزنی ہیں۔(ابن سعد) 5

دیرینہ ساتھی کے والد کا لحاظ

فتح مکہ کے موقع پر نبی کریمؐ صحن کعبہ میں تشریف فرما تھے کہ حضرت ابو بکرؓ اپنے بوڑھے باپ ابوقحافہ کو ہمراہ لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رفقاء سے حسن سلوک اور کمال عجز وانکسار ملاحظہ ہو۔ اپنے دیرینہ جانی رفیق حضرت ابو بکرؓ کے والد جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے کو دیکھ کر فرمانے لگے۔ ''اپنے بزرگ اور بوڑھے باپ کو آپ گھر میں ہی رہنے دیتے اور مجھے موقع دیتے کہ میں خود ان کی خدمت میں حاضر ہوتا۔'' حضرت ابو بکرؓ اس شفقت پر وارے جاتے ہیں کمال ادب سے عرض کیا ہے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان کا زیادہ حق بنتا تھا کہ چل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں بجائے اس کے کہ حضورؐ بنفس نفیس تشریف لے جاتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے بٹھا کر ابوقحافہ کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمانے لگے کہ اب اسلام قبول کر لیجئے۔ ان کا دل تو رسول اللہؐ محبت بھری باتوں سے پہلے ہی جیت چکے تھے۔ ابوقحافہ کو انکار کا یارا کہاں تھا انہوں نے فوراً سر تسلیم خم کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان سے دل لگی کی باتیں کرنے لگے ان کے بالوں میں سفیدی دیکھی تو فرمایا کہ خضاب وغیرہ لگا کر ان کے بالوں کا رنگ تو بدلو۔ (ابن ھشام) 6

فتح مکہ اور انصار مدینہ سے وفا

جب مکہ کی عظیم الشان فتح سے خدا کا رسولؐ اور جماعت مومنین خوش ہو رہے تھے عین اس وقت ایک عجیب جذباتی نظارہ دیکھنے میں آیا۔ ہوا یوں کہ کچھ عشاق رسولؐ انصار مدینہ کے دلوں میں یہ وسوسے جنم لے رہے تھے۔ ان کے دل اس وہم سے بیٹھے جا رہے تھے کہ ہمارے آقا و رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کے بعد کہیں اپنے اس وطن مالوف میں ہی مستقل قیام نہ فرمالیں۔ یہ وساوس قلب و دماغ سے نکل کر زبانوں پر آنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے جس محبت و رافت کا سلوک فرمایا ہے اس سے وطن کے ساتھ آپ کی محبت بھی ظاہر ہے۔ اگر یہ محبت غالب آگئی اور آپ یہیں رہ گئے تو ہمارا کیا ٹھکانہ ہوگا۔ کہتے ہیں عشق است ہزار بدگمانی۔ دراصل یہ وسوسے انصار مدینہ کے عشق صادق کے آئینہ دار تھے۔ کمزوری اور مظلومی کے زمانہ کے ان ساتھیوں کے ٹوٹے دلوں کی ڈھارس بھی ضروری تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی انصار کی ان قلبی کیفیات سے اطلاع فرمائی۔ آپ نے انصار مدینہ کا ایک الگ اجتماع کوہ صفا پر طلب فرمایا اور ان سے مخاطب ہوئے کہ کیا تم لوگ یہ باتیں کر رہے ہو کہ محمدؐ پر اپنے وطن اور قبیلے کی محبت غالب آگئی ہے؟ انصار نے سچ سچ اپنے خدشات بلا کم و کاست عرض کر دیئے۔ تب خدا کے رسولؐ نے اطمینان دلاتے ہوئے بڑے جلال سے فرمایا کہ اگر میں ایسا کروں تو

دنیا مجھے کیا نام دے گی؟ میں پوچھتا ہوں مجھے بتاؤ تو سہی کہ بھلا دنیا مجھے کسی اچھے نام سے یاد کرے گی؟ اور میرا نام تو محمدؐ ہے یعنی ہمیشہ کیلئے تعریف کیا گیا۔تم مجھے کبھی بے وفا نہیں پاؤ گے۔بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔وہ وطن جو میں نے خدا کی خاطر چھوڑا تھا اب میں لوٹ کر کبھی اس میں واپس نہیں آسکتا ہوں۔اب میں تمہارا جیون مرن کا ساتھی بن چکا ہوں۔میرے مکہ میں رہ جانے کا کیا سوال؟ اب تو سوائے موت کے مجھے کوئی اور چیز تم جیسے وفاداروں اور پیاروں سے جدا نہیں کرسکتی۔

انصار مدینہ جو جذبات عشق سے مغلوب ہوکر ان وساوس میں مبتلا ہوئے تھے سخت نادم اور افسردہ ہوئے کہ ہم نے ناحق اپنے آقا کا دل دکھایا۔ پھر کیا تھا وہ ڈھائیں مار مار کر رونے لگے۔روتے روتے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں۔انہوں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم! ہم نے جو یہ بات کی تو محض خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ پیار کی وجہ سی کی تھی کہ اس سے جدائی ہمیں گوارا نہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان وفادار ساتھیوں کو دلاسا دیا اور فرمایا اللہ اور رسول تمہارے اس عذر کو قبول کرتے ہیں۔اور تمہیں مخلص اور سچا قرار دیتے ہیں۔(مسلم) 7

حوالہ جات

1 بخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی بکرؓ

2 بخاری کتاب المغازی باب فتح مکہ

3 بخاری کتاب المناقب باب مناقب الانصار

4 (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃاحد)

5 الطبقات الکبری ابن سعد جز ۳ ص۱۵۵

6 السیرۃ النبویہ ابن ھشام جلد ۴ صفحہ ۹۱

7 (مسلم کتاب الجھاد باب فتح مکہ